دبستانِ مذاہب

اردو ترجمہ

تصنیف:

کیخسروِ اسفندیار

تعلیقات:

رشید احمد (جالندھری)

ادارہ ثقافتِ اسلامیہ
۲-کلب روڈ - لاہور

در عشق پیام در نگنجد خود بود کہ خود پیغمبری کرد

(عشق میں پیغام کی گنجائش نہیں ہوتی، چنانچہ وہ خود ہی تھا جس نے خود اپنا پیغام پہنچایا۔)

محققینِ صوفیہ نے کہا ہے کہ اصل وجود کا مراتب الٰہی اور عالمِ کتابی میں نازل ہونے اور ہر صورت میں ظاہر ہونے کا سبب اس کے کمال کا ظاہر ہونا ہے اور وہ دو طرح سے ہوتا ہے اور اس کے دو درجے ہیں۔ پہلا درجہ ظہور اور پیدائش ہے کہ جو چیز بھی موجود ہے، پورے طور پر ظاہر ہو جائے اور وہ تمام شکلوں میں ہو سکتا ہے، کیونکہ اس فرقہ کی اصطلاح میں آدم سے مراد یہی ہے یعنی وجودِ حقیقی جو کلیات و جزئیات کو شامل ہو اس قول کے مطابق اس سے فوت نہیں ہوا۔ **و لا رطب و لا یابس الا فی کتاب مبین**۔ (الانعام: ۵۹) (اور نہیں ہے کوئی تر یا خشک چیز لیکن اس کا ذکر روشن کتاب میں ہے۔) اور سب چیزیں اس کے اندر صورت پذیر اور ظاہر ہو جاتی ہیں:

بیرون ز تو نیست ہر چہ در عالم ہست از خود بطلب ہر آنچہ خواہی کہ توئی

(جو کچھ بھی دُنیا کے اندر ہے، وہ تجھ سے باہر نہیں ہے۔ لہٰذا جو کچھ تُو چاہتا ہے، وہ خود سے طلب کر کیونکہ وہ تُو ہی ہے۔)

اور کمال وجود کا دوسرا درجہ پیدا کرنا اور ظاہر کرنا ہے، چنانچہ جو کچھ بھی ہے اور جیسا کہ **کل شئ له لطیفة مودعة فی هذه المجموعة** (ہر چیز کا ایک خلاصہ ہے جو اس مجموعہ کے اندر ہے۔) ہے، اس کو پورے طور پر ظاہر کر دیا ہے۔ ان کی اصطلاح میں خاتم وہ شخص ہے جس کو یہ منصب تفویض کیا جا سکے اور یہ بڑا کام اس سے انجام پائے اور وہ اس صورت کے باہر آنے اور عالم میں اس کے ظاہر ہونے سے مانع ہو جو اپنے درجہ میں کامل ہو۔ یہ منصب کسی ایک فرد میں منحصر نہیں ہوتا بلکہ جب یہ خوبی کسی مظہر میں جمع ہو جاتی ہے تو اس کو اُس زمانے میں اِس درجے کا خاتم کہتے ہیں۔ جب یہ تمہید ثابت ہو گئی تو مذکورہ تعبیر کے لحاظ سے قمر سے اسی صورتِ تامہ کی طرف اشارہ ہے۔ اس لیے کہ شعراء کی اصطلاح میں کامل صورت کو قمر سے تشبیہ دینا عوام میں متداول ہے اور اس کے ٹکڑے ہونے سے اشارہ ہے۔ اس صورت کے پورے معنی کے ظاہر ہونے کی طرف، بغیر آلاتِ جعلی کے تامل کے اور بغیر مقدمات کسبی کی ترتیب کے جیسا کہ حضرت ختمی پناہ سے وعدہ کیا گیا ہے۔

حضرت امام محمد نور بخش نے **رسالہ معراج** میں لکھا ہے: "جان لو کہ حضرت محمد مصطفیٰؐ معراج میں جسم کے ساتھ گئے لیکن جسم لطیف مکتسب مثالی کے ساتھ، اور حالتِ غیب میں گئے جو خواب اور بیداری کے درمیان ایک برزخ ہے۔ اسی لیے حدیث معراج کے شروع میں آیا ہے کہ **کنت بین النوم و الیقظان**۔ (میں نیند اور بیداری کے درمیان تھا۔)

اور جان لو **وفقک الله لتعبیر الاحوال المکنونة علی الانبیاء و الاولیاء علیهم السلام**۔ (اللہ تجھ کو ان مخفی احوال کو بیان کرنے کی توفیق دے جو انبیاء و اولیاء علیہم السلام پر طاری ہوتے ہیں۔) کہ مسجد الحرام سے بیت المقدس تک پیغمبر کو لے جانا، ان کے ملکوت سفلی میں ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف